تنہا شبِ فرقت میں بکا کرتی تھیں صغراؑ

دن آمدِ اکبرؑ کے گنا کرتی تھیں صغراؑ
جینے کی نہ صحت کی دعا کرتی تھیں صغراؑ
زہراؑ کی لحد سے یہ کہا کرتی تھیں صغراؑ

بیمار کو بیکس کو مسیحا سے ملا دو
صدقے گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

2

جب مرقدِ زہراؑ سے یہ کہتی تھی وہ دکھیا
ہوتی تھی صدا قبرِ پیمبرؐ سے یہ پیدا
دادی ہے کہاں جس سے یہ تو کہتی ہے صغراؑ
شبیرؑ کے ہمراہ لحد سے گئی زہراؑ

رونا ہے تیری دادی کو لاشے پہ پسر کے
اب آئیگی شبیرؑ کا چالیسواں کر کے

3

اسطرح سے اب راوی ءصادق نے ہے لکھا
تشویش میں جب چاند محرم کا بھی گزرا
پردیسیوں کا نامہ و پیغام نہ پہونچا
اک لڑکی نے ایک روز کہا آکے کہ صغراؑ

کیا روتی ہے دل شاد ہو بابا تیرا آیا
اے فاطمہؑ بیمار مسیحا تیرا آیا

4

پھر بازوؤں کو تھام کے بیکس کو اٹھایا
اور مادرِ عباسؑ کو بھی پاس بلایا
بیمار کو دروازے پہ لیجاکے بٹھایا
صغراؑ کو مدینے میں تلاطم نظر آیا

دیکھا کہ ہم کوچوں میں سب چھوٹے بڑے ہیں
سب آمدِ شبیرؑ کے مشتاق کھڑے ہیں

www.emarsiya.com

اک غول ہوا دور سے ناگاہ نمودار
تھی جسمیں صدا ہائے حسینًا کی ہر ایک بار
اُس غول کے حلقے میں بشیرِ جگر افگار
یہ مرثیہ پڑھتا ہوا آتا ہے با تکرار
اے اہلِ وطن چین سے کیا بیٹھے ہو گھر میں
گھر لُٹ گیا احمدؐ کے نواسے کا سفر میں

6
ظاہر تھے مدینے میں تو یہ حشر کے آثار
جو اونٹ ہوئے آلِ پیمبرؐ کے نمودار
غل پڑ گیا لو آئی ہے وہ عطرتِ اطہار
وہ اونٹ پہ سجادؑ بھی سر ننگے ہے اسوار
وہ زین ڈھلا گھوڑا ہے فرزندِ نبیؐ کا
دیکھو وہ علم آتا ہے عباسِ علیؑ کا

7
اک عماری کا ہوا آہ نمودار
تھے جسکی مہار آپ لئے عابدِ بیمارؑ
انبوہِ خلائق جو سوا ہوتا تھا ہر بار
سجادِ حزیں کرتے تھے اک اک سے یہ گفتار
اِس اونٹ سے مل کر نہ چلو بے ادبی ہے
یہ اُشترِ بانوئے حسینؑ ابنِ علیؑ ہے

8
ناگاہ شتربانوئے مغموم گیا تھم
سجادؑ کو محمل سے پکاری وہ بصد غم
اس بھیڑ کو سرکاؤ کہ رکتا ہے میرا دم
روضے پہ محمدؐ کے مجھے لیچلو اس دم
کیا وجہ سواری میری اس جا جو کھڑی ہے
بولا کوئی صغراؑ یہاں بے ہوش پڑی ہے

www.emarsiya.com

بانوؑ نے کہا لوگو میرا اونٹ بٹھادو
بچھڑی ہوئی بیٹی کو گلے میرے لگادو
دل ڈھونڈ رہا ہے میرا اصغرؑ کو دکھادو
عابدؑ تمہیں پردہ میری محمل کا ہٹادو
میں سنتی ہوں آواز مجھے دیتی ہے صغراؑ
(11) تم کہدو بلائیں تیری ماں لیتی ہے صغراؑ

(10) القصہ شتربانوں نے واں اونٹ بٹھائے
اور محمل و ہودج سرِ دروازہ لگائے
بانوؑ جو اترنے لگیں گردن کو جھکائے
سجادؑ پکارے نہ یہاں اب کوئی آئے
بیوہ شہؑ بیکس کی اترتی ہے مجبو
(12) مادر علیؑ اکبرؑ کی اترتی ہے مجبو

کچھ عورتیں روتی ہوئی واں آئیں کھلے سر
اور واسطے پردے کے لگیں روکنے چادر
دل بانوؑ کا بھر آیا لگی کہنے یہ رو کر
جس سے میرا پردہ تھا چلا اُس پہ تو خنجر
بے وارثی ہوں بیوہ و مغموم وحزیں ہوں
پردہ نہ کرو پردے کے قابل میں نہیں ہوں

زینبؑ کے اترنے کی وہاں آئی جو باری
منہ اپنا سوئے کرب و بلا کرکے پکاری
اے بھائی کہاں ہو میں تمہارے گئی واری
تم آکے اتارو تو بہن اترے تمہاری
ہو دور مگر صاحبِ اعجاز بڑے ہو
آؤ یہاں اور روک کے چادر کو کھڑے ہو

www.emarsiya.com

زینبؑ کو صدا روحِ برادر کی یہ آئی
خواہر تیرے ہمراہ یہاں آیا ہے بھائی
موجود ہے یاں روحِ شہِ کرب و بلائی
تم شوق سے اترو اسداللہ کی جائی

جب شام کے زنداں میں شہیدوں کے سر آئے
سب بیبیوں نے پیاروں کے سر دل سے لگائے
لیکن دلِ زینبؑ پہ رہے فرض کے سائے
رکھے رہے سر بچوں کے اُس نے نہ اٹھائے

سب جانتے ہیں صاحبِ عصمت تو بڑی ہے
مادر میری روکے ہوئے پردے کو کھڑی ہے

اُس وقت بھی شبیرؑ کا آغوش میں سر تھا
یہ حق کے مبلغ کیطرف حق کا سفر تھا

آخر جب اسیروں کو ملا حکمِ رہائی
زینبؑ نے صفِ ماتمِ مظلوم بچھائی
ذکرِ غمِ شبیرؑ کی بنیاد بنائی
قاتل ہی کے گھر مجلسِ مقتول سجائی

یہ مجلسِ اول تھی شہِؑ جن و بشر کی
یہ پہلی کرن شام میں پھوٹی تھی سحر کی
اِس ذکر سے تطہیر ہوئی فکر و نظر کی
تبلیغ کی یہ پہلی مہم ذکر نے سر کی

یہ ذاکرہ یوں رازِ ستم کھول رہی تھی
زینبؑ نہ تھی خود کرب و بلا بول رہی تھی

کچھ ایسے سلیقے سے یہ بنیاد پڑی ہے
صدیوں کے ستوں گر گئے تعمیر کھڑی ہے

www.emarsiya.com